بسم اللہ الرحمن الرحیم

القَوَاعِدُ الفِقهِيَّة الكُبرَىٰ

القاعدة الأولى : الأمور بمقاصدها (امور (چیزوں) کا اعتبار ان کے مقاصد سے ہے)

بعض مسائل کا بیان:

ایک شخص نے فقیر کو ۱۰۰ ریال اللہ کے لئے دیا۔

ایک شخص نے ۱۰۰ ریال لوگوں کو دکھانے اور تعریف سننے کے لئے دیا۔

ایک شخص نے بغیر نیت کے دیا نہ تو اللہ کے لئے (ثواب کی نیت سے) اور نہ ہی دکھاوے کے لئے۔

ایک شخص نے وضوء کے اعضاء کو گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے دھویا۔

دليل القاعدة : حديث عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ»

(رواه البخاري : ٦٦٨٩و مسلم : ١٩٠٧)

اس قاعدے کی دلیل: عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے: بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہے، تو جس کی نیت اللہ اور اس کے رسول کی طرف

ہجرت کرنے کی تھی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی نیت دنیا پانے کے لئے ہجرت کرنے کی تھی یا کسی عورت سے شادی کرنے کی تھی تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس چیز کی اس نے نیت کی تھی۔(بخاری و مسلم)

اس قاعدے کی مثالیں

پہلی مثال: جس نے فقیر کو ۱۰۰ ریال اللہ کے لئے دیا تو یہ صدقہ صحیح ہے۔

اور جس نے ۱۰۰ ریال لوگوں کو دکھانے اور تعریف سننے کے لئے دیا تو یہ دکھاوا ہے جو عند اللہ مردود ہے۔

اور جس نے بغیر نیت کے نہ تو اللہ کے لئے (ثواب کی نیت سے) اور نہ ہی دکھاوے کے لئے دیا تو یہ محض عمل ہے جس پر کوئی ثواب نہیں۔

دوسری مثال: جس نے وضوء کے اعضاء کو گرد و غبار سے صاف کرنے کے لئے دھویا تو یہ صرف صفائی کرنا ہے مگر جس نے وضوء کی نیت یا حدثِ اصغر کو زائل کرنے کی نیت سے دھویا تو اس کی طہارت صحیح اور شرعی طہارت ہے۔

اس قاعدے سے نکلنے والے بعض اور قواعد اور مسائل

مسئلہ: ایک شخص مسجد میں بغیر کسی نیت کے بیٹھا ہے تو کیا اسے کوئی ثواب ملے گا؟

۱۔لا ثواب الا بالنية (نیت کے بغیر ثواب نہیں ہے۔)

مثال: اگر کوئی شخص مسجد میں بغیر نیت کے بیٹھا ہے تو اسے کوئی ثواب نہیں، مگر اگر وہ مسجد میں دوسری نماز کے انتظار مین یا اعتکاف کی نیت سے یا اشراق کی نماز پڑھنے کی نیت سے بیٹھا ہے تو اسے ثواب ہو گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے کچھ مال نفلی صدقے کی نیت سے کسی کو دیا۔ بعد میں اسے یاد آیا کہ اس پر کچھ زکاۃ ادا کرنا باقی ہے تو وہ کیا کرے؟

۲۔النية شرط لصحة العمل (عملوں کی صحت کے لئے نیت شرط ہے)

مثال: کسی نے کچھ مال نفلی صدقے کی نیت سے کسی کو دیا۔ بعد میں اسے یاد آیا کہ اس پر کچھ زکاۃ ادا کرنا باقی ہے۔ تو اگر اس نے بعد میں یہ نیت کی کہ جو صدقہ وہ دے چکا ہے اس سے اب اسکا فرض زکاۃ ادا ہو جائے تو اس سے فرض زکاۃ ادا نہ ہو گی اور اس کی فرضیت اس پر باقی رہے گی۔

مسئلہ: ایک شخص کسی سے کہتا ہے: میں نے یہ گاڑی تمہیں دس ہزار میں ھبہ کر دی!

۳۔العبرة في العقود بالمقاصد و المعاني لا بالألفاظ و المباني

(عقد و پیمان میں اعتبار مقصد اور معنیٰ کا ہو گا نہ کہ الفاظ یا اس کی بناوٹ کا۔)

مثال: اگر کوئی شخص کسی سے کہتا ہے: میں نے یہ گاڑی تمہیں دس ہزار میں ھبہ کر دی تو دراصل یہ بیچنا ہے نہ کہ ھبہ کرنا۔

القاعدة الثانية : اليقين لا يزول بالشك (یقین شک سے زائل نہیں ہوتا)

بعض مسائل کا بیان:

ایک شخص وضوء کرنے کا یقین ہونے کے بعد پھر شک میں پڑ جائے کہ آیا اس کا وضوء ہے یا نہیں ؟

ایک شخص کو شک ہو گیا ہے کہ آیا اس نے اس وقت کی فرض نماز پڑھی ہے یا نہیں؟

دليل القاعدة : عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: «لاَ يَنْفَتِلْ – أَوْ لاَ يَنْصَرِفْ – حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا»

(رواه البخاري : ١٣٧ و مسلم : ٣٦١ و النسائي : ١٦٠)

اس قاعدے کی دلیل: عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں جسے نماز کی حالت میں خیال آتا ہے کسی چیز کا جو وہ پاتا ہے (جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ نماز سے نہ پھرے یہاں تک کہ وہ آواز سنے یا بو پائے۔ (بخاری و مسلم)

اس قاعدے کی مثالیں

پہلی مثال : جسے وضوء کرنے کا یقین ہو پھر وہ شک میں پڑ جائے کہ آیا اس کا وضوء ہے یا نہیں ہے تو اس کی طہارت باقی رہتی ہے

دوسری مثال: ایک شخص ہے جسے شک ہو گیا ہے کہ آیا اس نے اس وقت کی فرض نماز پڑھی ہے یا نہیں، تو اصل یہ ہے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی ہے کیونکہ اس کو نماز کے پڑھنے میں شک ہو گیا ہے اور اس کے ذمے فرض کی ادائگی باقی رہتی ہے حتیٰ کہ وہ نماز ادا کر لے یا یقین ہو جائے کہ اس نے فرض ادا کر لیا ہے۔

اس قاعدے سے نکلنے والے بعض اور قواعد اور مسائل

مسئلہ: ایک شخص کو شک ہے کہ آیا اس نے وضوء ٹوٹنے کے بعد وضوء کیا یا نہیں؟

۱۔الأصل بقاء ما كان على ما كان (اصل اس چیز کا باقی رہنا ہے جس پر وہ پہلے سے تھا)

مثال: جس کو شک ہے کہ آیا اس نے وضوء ٹوٹنے کے بعد وضوء کیا یا نہیں؟ تو اصل میں وہ بے وضوء ہے کیونکہ اس کی اصل حالت بغیر وضوء کی حالت ہے۔

مسئلہ: ایک شخص نے اپنی ہتھیلی پر پینٹ یا گوند چپکا دیکھا جو پانی کو چمڑے تک پہنچنے سے روکتا ہو تو وہ کیا کرے؟

ایک شخص نے اپنے کپڑے پر منی کا نشان دیکھا اور اسے احتلام یاد نہیں ہے تو وہ کیا کرے؟

۲۔الأصل إضافة الحادث إلى أقرب أوقاته(اصل کسی چیز کا پایا جانا اس کے قریب ترین وقت میں وقوع ہونے کے اعتبار سے ہو گا)

مثال: جس نے اپنی ہتھیلی پر پینٹ یا گوند چپکا دیکھا جو پانی کو چمڑے تک پہنچنے سے روکتا ہو تو اسے زائل کر کے پھر سے وضوء کرنا ہو گا اور ان ساری نمازوں کو دہرانا ہو گا جو اس نے پینٹ یا گوند کے استعمال کے بعد وضوء کرنے سے پڑھی ہے کیونکہ اس کے استعمال سے پانی چمڑے تک نہیں پہنچتا چنانچہ نہ تو اس کا وضوء صحیح ہے اور نہ ہی اس وضوء سے پڑھی جانے والی نمازیں۔ اس حالت میں وضوء کا نہ ہونا اس کے قریب ترین سبب یعنی اعضائے وضوء پر حائل کے ہونے کے وقت سے معتبر ہو گا۔ اس لئے اسے اس کے بعد پڑھی گئی نمازوں کو دہرانا ہو گا۔

مثال: جس نے اپنے کپڑے پر منی کا نشان دیکھا اور اسے احتلام یاد نہیں ہے تو وہ اپنی ان ساری نمازوں کو دہرائے گا جو اس نے آخری بار سونے کے بعد پڑھی ہے۔

مسئلہ: راستے میں چلتے ہوئے کپڑوں پر کیچڑ پڑ گیا ہو تو کیا نماز چھوڑ دے؟

کسی جگہ نماز پڑھنے کے بعد شک میں پڑ جانا؟

۳۔ الأصل في الأشياء الطهارة (اصل چیزوں میں طہارت ہے)

مثال: اگر راستے میں چلتے ہوئے کپڑوں پر کیچڑ پڑ گیا ہو تو اصل میں پاک ہے الا یہ کہ ہمیں یقینی طور پر نجاست معلوم ہو جائے کیونکہ چیزوں میں اصل پاکیزگی ہے الا یہ کہ اس کے نجس ہونے کی دلیل ہو۔

مثال: جس نے کسی جگہ پر نماز پڑھی تو اصل میں وہ جگہ پاک ہے الا یہ کہ ہمیں یقینی طور پر معلوم ہو جائے کی اس جگہ پر نجاست تھی

مسئلہ: وتر کی نماز کا کیا حکم ہے؟

۴۔ الأصل براءة الذمة (اصل میں انسان ذمہ داری سے بری ہے)

مثال: وتر کی نماز اصل میں واجب نہیں ہے کیونکہ اس کے واجب ہونے کی کوئی قوی دلیل موجود نہیں ہے۔

مثال: عمر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خالد نے اس سے قرض لیا ہے جسے خالد انکار کرتا ہے اور عمر کے پاس نہ اس بات کا ثبوت ہے اور نہ گواہ۔ تو اصل مین خالد بری سمجھا جائگا اور اس پر کوئی قرض نہیں مانا جائگا کیونکہ اصل میں خالد بری الذمہ ہے۔ عمر کو ثابت کرنا پڑے گا کہ خالد کے اوپر اس کا قرض ہے۔

القاعدة الثالثة : المشقة تجلب التيسير (مشقت آسانی لاتی ہے)

بعض مسائل کا بیان:

اگر پانی نقصان کرتا ہو تو طہارت کیسے کرے؟

سفر کی حالت میں نماز کیسے ادا کرے؟

دليل القاعدة : قوله تعالى : ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ البقرة : ١٨٥

اس قاعدے کی دلیل (اللہ کے فرمان کا معنی)۔۔۔اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں

و حديث أنس رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال : «يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلاَ تُنَفِّرُوا» (رواه البخاري: ٦٩)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسانی کرو اور سختی مت کرو اور خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ (بخاری:٦٩)

اس قاعدے کی مثالیں

پہلی مثال: ایسا مریض جسے پانی نقصان کرتا ہو یا جس سے اس کا مرض بڑھ سکتا ہے یا شفایابی میں تاخیر ہو سکتی ہے، اس کے لئے جائز ہے کہ وہ تیمم کرلے۔

دوسری مثال: دو نمازوں کو جمع کرنا سفر میں یا بیماری کی حالت یا بارش میں اس وقت جبکہ ہر نماز کو وقت پر پڑھنا مشکل ہو۔

اس قاعدے سے نکلنے والے بعض اور قواعد اور مسائل

مسئلہ: سفر کی حالت میں اگر کسی کو مردار جانور کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ اور نہ ملے تو کیا کرے؟

۱۔الضرورات تبیح المحظورات (ضرورت حرام چیز کو مباح (جائز) کر دیتی ہے)

مثال: اگر کسی شخص کو سفر میں شدید بھوک کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور اسے مردار جانور کے علاوہ کچھ اور نہ ملے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت اس میں سے کھالے اور یہ اس کے لئے جائز ہے (بلکہ واجب ہے)۔

مسئلہ: اگر عورت بیمار ہے مگر صرف مرد ڈاکٹر ہی موجود ہوں؟

۲۔الضرورات تقدر بقدرھا (ضرورت کے وقت حسبِ ضرورت کا اعتبار ہو گا)

مثال: اگر بیمار عورت کو مرد ڈاکٹر کے علاوہ کوئی اور نہ ملے اور علاج کے لئے طبیب کو اس (عورت) کے جسم کے کسی حصے کو کھولنے کی ضرورت پڑے تو حسبِ ضرورت اس جگہ کو کھولنے کے علاوہ اسے کسی اور حصے کو کھولنا یا طبیب کو اس حصے کو دیکھنے کے علاوہ کسی اور حصے کو دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ: ایک شخص سفر پر نکل رہا ہو اور اس کی ٹرین چلنے کے وقت جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

۳۔اذا ضاق الأمر اتسع (تنگی کے وقت معاملے میں وسعت آتی ہے)

مثال: اگر کوئی شخص سفر پر نکل رہا ہو اور اس کی ٹرین چلنے کے وقت جماعت کھڑی ہو جائے تو اس کے جماعت میں شامل ہونے کی فرضیت اس پر سے ساقط ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: ایک شخص کی کلائی پر پلاسٹر لگا ہے تو وہ وضوء کیسے کرے؟

۴۔**لا واجب مع العجز** (عاجزی کے ساتھ واجب نہیں)

مثال: جس کی کلائی پر پلاسٹر لگا ہو تو وضوء میں ہاتھ دھونے کے وقت اس پر وہ مسح کرے گا اور اس حصے پر دھونے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

مثال: جس کے پاس حج کرنے کے لئے زادِ راہ نہ ہو تو اس پر سے حج کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے

مسئلہ: ایک شخص نماز میں قیام تو کر سکتا ہے مگر کمر میں تکلیف کی وجہ سے رکوع یا سجدہ جھک کر نہیں کر سکتا۔

۵۔**المیسور لا یسقط بالمعسور** (جس چیز میں آسانی ہے وہ مشقت والی چیز کے ساتھ ساقط نہیں ہوتی)

مثال: جس کی کلائی پر پلاسٹر لگا ہو تو وضوء میں ہاتھ دھونے کے وقت اس پر وہ مسح کرے گا مگر دیگر اعضاء کو وہ دھوئے گا اس لئے کہ دیگر اعضاء کو دھونا اس کے لئے آسان ہے اور اس کے لئے اس وجہ سے تیمم کرنا جائز نہیں۔

مثال: جو نماز میں قیام تو کر سکتا ہے مگر کمر میں تکلیف کی وجہ رکوع یا سجدہ جھک کر نہیں کر سکتا تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ (فرض) نمار بیٹھ کر پڑھے بلکہ وہ نماز کھڑا ہو کر پڑھے گا مگر رکوع یا سجدے کی حالت میں بقدرِ استطاعت جھکے گا۔

القاعدة الرابعة : الضرر یزال ((نقصان کو ہٹایا جاتا ہے)

لا ضرر ولا ضرار (نہ تو نقصان اٹھانا اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا)

بعض مسائل کا بیان:

اپنے گھر کی تعمیر کے لئے استعمال ہونے والے لوہے، لکڑی اور سیمنٹ وغیرہ کو گھر کے سامنے راستے پر رکھنا کیسا ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو؟

دليل القاعدة : حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال :لا ضرر ولا ضرار (رواه الحاكم ٢/٥٨ و البيهقي ٦/٦٩ والدارقطني ٢/٧٧).

اس قاعدے کی دلیل: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ تو نقصان کرنا اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا ہے۔

اس قاعدے کی مثالیں

پہلی مثال: ایک شخص اپنے گھر کی تعمیر کے لئے استعمال ہونے والے لوہے، لکڑی اور سیمنٹ وغیرہ کو گھر کے سامنے والے راستے پر رکھتا ہے جس سے آنے جانے والے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ تو ایسے شخص کو اس کام سے منع کیا جائیگا کیونکہ شریعت نے خود کو اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔

دوسری مثال: ایک شخص نے اپنے پڑوسی سے دو دن کے لئے عاریۃ گاڑی لی ہے اور وہ اسے لاپرواہی سے چلاتا ہے اور اپنے دوستوں کے ساتھ اس پر ریس لگاتا ہے۔ ایسا کرنا اس کے لئے شرعا جائز نہیں کیونکہ وہ دوسرے کی چیز کو نقصان میں ڈال رہا ہے۔ اگر اس کی لاپرواہی سے اس کے پڑوسی کی گاڑی خراب ہو جاتی ہے یا حادثے کا شکار ہوتی ہے تو اس کے اوپر اس نقصان کی تلافی ہے۔

اس قاعدے سے نکلنے والے بعض اور قواعد اور مسائل

مسئلہ: کسی کا کھانا کھلا کر کسی کو بھوکے رکھنا؟

ا۔ **الضرر لا يزال بمثله أو أعلى منه** (کسی نقصان کو اس کے مثل یا اس سے زیادہ نقصان والی چیز سے نہیں ہٹایا جاتا)

مثال: ایک بھوکے شخص جسے بھوک کی وجہ سے ہلاکت کا خدشہ ہو کو کسی نے کچھ کھانے کو دیا تاکہ اس کی جان بچ جائے۔ تو کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس شخص کا کھانا چھین کر کسی اور کو دے دے گرچہ وہ بھی پہلے شخص کی طرح ہی بھوکا کیوں نہ ہو۔

مثال: جس شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو یہ جائز نہیں کہ اس کا وہ کپڑا لے کر کسی دوسرے شخص کو دیا جائے جس کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو۔

مسئلہ: ہاتھ یا پاوں کا وہ حصہ جسے خراب ہونے کی وجہ سے کاٹنے کی ضرورت پڑ جائے تو کیا کیا جائے؟

۲۔الضرر يدفع قدر الإمكان (نقصان دہ چیز کو جہاں تک ممکن ہو دور کیا جائے)

مثال: ہاتھ یا پاوں کا وہ حصہ جسے خراب ہونے کی وجہ سے کاٹنے کی ضرورت پڑ جائے تو اسے کاٹ دیا جائے تاکہ اس کی خرابی پورے جسم میں نہ پھیلے اور انسان کی ہلاکت کا سبب بن جائے۔

مثال: جس کے پاس پورے ستر کو چھپانے کے لئے کپڑا نہ ہو تو وہ کم از کم صرف اپنی شرم گاہ چھپالے۔

مسئلہ: اگر بچے کی پیدائش سے پہلے زچگی کی حالت میں ماں کی موت ہو جائے اور بچے کے بچ جانے کی امید باقی ہو تو کیا کرے؟

۳۔تدفع أعلى المفسدتين بإرتكاب أدناهما (دو نقصان دہ چیزوں میں سے کم نقصان دہ چیز کو اختیار کرنا تاکہ بڑے نقصان کو دفع کیا جاسکے۔)

مثال: اگر بچے کی پیدائش سے پہلے زچگی کی حالت میں ماں کی موت ہو جائے اور بچے کے بچ جانے کی امید باقی ہو تو ماں کا پیٹ کھول کر بچے کو نکال لینا جائز ہے تاکہ بچے کی بھی موت واقع نہ ہو جائے۔

مثال: اگر حمل کے دوران یہ پتا چل جائے کہ بچے کی موت ہو چکی ہے تو ماں کی جان بچانے کے لئے بچے کو نکال دینا چاہیئے۔

مسئلہ: مرتد کو کیوں قتل کیا جاتا ہے؟

۴۔درء المفاسد مقدم على جلب المصالح (مفسدے کو دور کرنا کسی خیر کو پانے سے بہتر ہے)

مثال: مرتد کو قتل کرنا کیونکہ اس کو چھوڑ دینے میں مفسدہ زیادہ ہے اور اس کے باقی رہنے سے اس کا شر پھیلے گا اور اپنے اہل و اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو بھی فتنہ اور شک و شبہات میں ڈال دیگا جس مین فساد زیادہ ہو گا۔ تو اس مفسدے کو دور کرنا اس خیر سے زیادہ اہم ہے جو اس کے وجود سے بر قرار ہے جیسے اس اکا اپنے گھر والوں کی دیکھ بھال کرنا اور ان پر خرچ کرنا وغیرہ۔

مثال: ظالم حکمران کے خلاف بغاوت اور خروج کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے کیونکہ اس میں مفسدہ زیادہ ہے اور اس سے فتنہ اور شر اور زیادہ بڑھے گا بنسبت خیر کے کیونکہ حکمران گرچے ظالم کیوں نہ ہو اس کی وجہ سے ملک میں امن بر قرار رہتا ہے جو کہ خروج اور بغاوت کرنے سے باقی نہیں رہے گا۔

القاعدة الخامسة :العرف محكم / العادة محكمة (عادت یا عرف کا اعتبار حکم میں ہوتا ہے)

بعض مسائل کا بیان :

ایک شخص کسی کے یہاں مہمان بن کر جاتا ہے تو کیا بغیر پوچھے اس کے گھر کی عام چیزیں مثلا پانی، صابن اور بجلی وغیرہ استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

کیا اپنے ہونے والے سسرال کی طرف بھیجی گئی مٹھائیاں اور پھل تحفہ ہے یا مہر؟

دليل القاعدة : قوله تعالى : ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ البقرة : ٢٢٨

اس قاعدے کی دلیل: اللہ تعالیٰ کا فرمان جس کا معنی ہے:۔اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ

و حديث عائشة رضي الله عنها أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ، فَقَالَ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ، بِالْمَعْرُوفِ» (رواه البخاري : ٥٣٦٤ و مسلم : ١٧١٤ و أبو داؤد : ٣٥٣٢ و ابن ماجه : ٢٢٩٣)

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ ھند بنت عتبہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ، ابو سفیان ایک کنجوس آدمی ہے اور مجھے اتنا (مال) نہیں دیتے جتنا میرے اور میرے بچے کے لئے کفایت کرے الا یہ کہ میں اس کے مال سے لے لیتی ہوں اور وہ نہیں جانتے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لے لو جو کافی ہو تمہارے اور تمہارے بچے کے لئے اچھائی کے ساتھ۔

اس قاعدے کی مثالیں

پہلی مثال: یہ بات عادۃ معلوم ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے یہاں مہمان بن کر جاتا ہے تو اس کے گھر کی چیزیں مثلا پانی، صابن اور بجلی وغیرہ بغیر پوچھے استعمال کرتا ہے اور اسے ان چیزوں کے استعمال کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اسے چوری کہا جائگا۔

دوسری مثال: اگر کسی نے قسم کھاتے ہوئے یہ کہ دیا کہ اللہ کی قسم! میں فلاں کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا تو اگر وہ گھر میں چلتے ہوئے یا سوار داخل ہو گیا تو اس نے قسم توڑ دیا لیکن اگر اس نے گھر میں بغیر داخل ہوئے صرف قدم رکھا تو اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ عرف میں قدم رکھنے کا معنیٰ ہے داخل ہونا۔

تیسری مثال: جو شخص اپنے ہونے والے سسرال میں مٹھایاں یا کپڑے تحفے میں بھیجتا ہے تو اسے مہر نہیں بلکہ تحفہ ہی مانا جاتا ہے۔

اس قاعدے سے نکلنے والے بعض اور قواعد اور مسائل

مسئلہ: ایک شخص اپنے دوست سے گاڑی عاریۃ لیتا ہے۔ تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اسے چلا کر دوسرے ملک جائے؟

ا) المعروف عرفا كالمشروط شرطا (جو چیز عرفا معلوم ہے وہ ایسی ہے جیسے شرط مشروط کے لئے۔)

مثال: جس نے اپنے دوست سے گاڑی عاریۃ لی ہے تو اسے چلا کر دوسرے ملک نہ لے جائے یہاں تک کہ صراحتا اس سے اس کی اجازت نہ لے لے۔

مثال: جس نے کسی چیز کو خریدنے کے لئے کسی کو وکیل بنایا تو اس وکیل کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی عیب والی چیز خریدے کیونکہ عیب کا نہ ہونا شرط جیسا ہے جو عرفا معلوم ہے اور اسی پر خرید و فروخت ہوتا ہے۔

مسئلہ: ایک شخص فرنیچر کی دکان کا مالک ہے۔ تو کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فرنیچر خریدار کے گھر تک پہنچائے؟

۲)**المعروف عند التجار کالمشروط بینھم** (جو تاجروں کے نزدیک معروف ہے وہ انکے مابین شرط جیسی ہے)

مثال: فرنیچر کے تاجروں کے نزدیک اگر یہ بات معروف ہے کہ فرنیچر خریدنے والے کے یہاں اس فرنیچر کو پہنچانا اور لگانا اس خرید میں شامل ہے تو اس پر لازم ہے کہ خریدار کے گھر اس فرنیچر کو پہنچائے اور لگائے الا یہ کہ خریدار خود صراحتا اسے منع کر دے۔

مسئلہ: رہائشی اپارٹمنٹ میں کرائے دار کا اس میں پرنٹنگ پریس کھولنا کیسا ہے؟

ایک شخص ٹیکسی سے اپنی بھیڑ بکریوں کو منتقل کرنا چاہتا ہے۔ کیا اس کا عمل صحیح ہے؟

۳)**التعیین بالعرف کالتعیین بالنص** (عرفا بھی کسی چیز کی تعیین اسی طرح ہوتی ہے جیسے نص سے ہوتی ہے)

مثال: جس نے رہائشی اپارٹمنٹ میں کرائے پر گھر لیا مگر اس میں اس نے پرنٹنگ پریس کھول لیا یا اس جگہ کو گودام بنالیا تو ایسا کرنا اس کے لئے صحیح نہیں ہے الا یہ کہ اس نے مکان کے مالک سے اس کی اجازت لی ہو۔

مثال: ٹیکسی جو عام طور پر لوگوں کی سواری کے لئے ہوتی ہیں اس سے مویشی جانوروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا صحیح نہیں۔